Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate Professor,
3. Department/College: URDU/ S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   M.A. II Sem, paper - 08
7. Title/Heading of e-content : "TAZKARA NIGARI KI RAWAYET"
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

24.7.2020

تذکرہ نگاری کی روایت

M.A. II Sem, Paper - 8

دنیائے مشرق میں تذکرہ نگاری کا آغاز عرب کی سرزمین سے ہوتا ہے۔ عرب میں اسلاف کے حالات اور ان کے مشہور کارناموں کو جاننے اور انہیں دوسروں تک پہنچانے کی ضرورت نے تذکرہ نگاری کے لیے زمین ہموار کی۔ چنانچہ 232ھ میں ابو عبداللہ بن سلام نے "طبقات الشعراء" کے نام سے شعرائے عرب کا پہلا تذکرہ عربی میں لکھ کر تذکرہ نگاری کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد آنے والے تذکرہ نگاروں نے اس فن کی ایسی عظیم الشان عمارت کھڑی کی کہ اس سے متاثر ہو کر فارسی تذکرہ نگاروں نے ساتویں صدی ہجری میں تذکرہ نگاری کی داغ بیل ڈالی۔ چنانچہ محققین اس بات پر متفق ہیں کہ سدید الدین محمد بن عوفی کا تذکرہ "لباب الالباب" فارسی شعراء کا پہلا تذکرہ ہے جو 618ھ میں ہندوستان میں ترتیب دیا گیا۔

شعرائے اردو کے پہلے تذکرے کی ترتیب سے قبل شعرائے فارسی کے چار سو تذکرے لکھے جا چکے تھے۔ جن میں زیادہ تر ہندوستان میں لکھے گئے۔ اس طرح ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ فارسی شعراء کا پہلا تذکرہ اسی سرزمین پر مرتب ہوا، وہاں یہ امتیاز بھی حاصل رہا کہ تذکرہ نویسی کی ترقی میں بھی یہاں کے اہل قلم کی کاوشیں ایرانی ادیبوں کی کوششوں سے بڑھ کر ہیں۔

دکن اور شمالی ہند میں تذکرہ نگاری کا آغاز ایک ساتھ ہوا۔ 1752ء میں میر نے اپنا تذکرہ "نکات الشعراء" مرتب کیا۔ تو اسی سال دکن میں حمید اورنگ آبادی کا تذکرہ "گلشن گفتار" منظر عام پر آیا۔ نکات الشعراء تذکرہ نگاری کی تاریخ میں اہم مقام رکھتا ہے۔ اس تذکرے میں میر نے صرف حالات زندگی اور انتخاب کلام پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ شعراء کے کلام پر بے لاگ تنقید کی ہے اور حسب ضرورت کلام پر اصلاح بھی دی ہے جس سے ان کے اعلیٰ تنقیدی ذوق کا پتہ چلتا ہے۔ میر کی بے لاگ تنقیدوں کی تاب نہ لا کر کئی لوگوں نے جوابی تذکرے لکھے جن میں میر محمد یار عرف مکن کا تذکرہ "تذکرۂ خاکسار" اور سید فتح علی حسینی گردیزی کا تذکرہ "تذکرۂ ریختہ گویاں" شامل ہیں۔ میر کے بعد آنے والے تقریباً ہر تذکرہ نگار کی یہی کوشش رہی کہ اس فن کو منفرد بنایا جائے۔ چنانچہ 1168ھ میں شیخ قیام الدین قائم چاند پوری نے اپنا تذکرہ "مخزن نکات" مرتب کیا۔ اس تذکرے میں قائم نے

شعرا کا ذکر حروف تہجی کے بجائے شعرا کے مختلف ادوار قائم کرکے ادبی تاریخ کے لیے راہ ہموار کی - بقول سید عبداللہ تذکرہ نگاری میں یہ تاریخی احساس اردو کی ادبی تاریخ کی طرف اٹھایا گیا پہلا قدم ہے جو آگے چل کر "آب حیات" کی شکل میں ظاہر ہوا" — 1175ھ میں لالہ لچھمی نرائن نے اپنا تذکرہ "چمنستان شعرا" لکھا - چمنستان شعرا کے علاوہ شفیق نے "گل رعنا" اور "شام غریباں" لکھ کر تذکرہ نگاری کی تاریخ میں گراں قدر کارنامہ انجام دیا - اسی طرح قدرت اللہ شوق نے 1774ء میں "طبقات الشعرا" کے نام سے ایک تذکرہ لکھا جس میں انہوں نے شعرا کو ان کی تاریخی اور معیاری فن کے لحاظ سے مختلف طبقوں میں تقسیم کیا - اس کے علاوہ 1779ء میں ابوالحسن نے "مسرت افزا" اور اسد علی خاں تمنا نے "گل عجائب" کے نام سے 1782ء میں دکن سے متعلق تذکرہ لکھا - دکنی تذکروں میں "چمنستان شعرا" کے بعد تذکرہ شورش کا بڑا اہم مقام ہے - تذکرہ نگاری کے سلسلے میں میر حسن کا "تذکرہ شعرائے اردو" اہم مقام رکھتا ہے کیونکہ اس میں میر حسن نے بھی تنقیدی رائیں دی ہیں -

1880ء میں "آب حیات" کی اشاعت نے فن تذکرہ نگاری کو ایک جست میں ترقی کی کئی منزلیں طے کرا دیں - آب حیات اردو کی تاریخ میں ایک ایسے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے جہاں سے تنقید کے نئے گوشوں کا سراغ ملتا ہے - ہمارے ادب میں آج بھی تذکرہ نگاری کی روایت قائم ہے اور کئی اچھے تذکرے منظر عام پر آئے - جن کی ادبی، تنقیدی اور تاریخی حیثیت مسلّم ہے -

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. II Sem, paper – 8
Tittle/Heading of E-Content: "TAZKARA NIGARI KI RAW.
Whats app No. 9431632576